کوڈ

برائے کراؤن پراسیکیوٹرز

اکتوبر 2018

فہرست مندرجات

تعارف...2

عام اصول..3

فیصلہ کہ کیا کاروائی کی جانی چاہیے... 5

مکمل کوڈ ٹیسٹ 7

دہلیزی (تھریشلڈ)ٹیسٹ.. 12

الزامات کا انتخاب.. 14

بیرون عدالت نمٹایا جانا.. 15

مقام عدالت.. 16

قصوروارہونےکےمؤقف کو قبول کرنا 17

استغاثہ کی کاروائی کرنےکےفیصلےپر نظرثانی... 18

تعارف

1.1. کوڈ برائے کراؤن پراسیکیوٹرز (دی کوڈ) پراسیکیوشن آف افینسز ایکٹ 1985 کی دفعہ 10 کے تحت ڈائریکٹر آف پبلک پراسیکیوشنز (ڈی پی پی) کی طرف سے جاری کیا جاتا ہے۔ یہ کوڈ کا آٹھواں ایڈیشن ہے اور یہ سابقہ تمام نسخہ جات کی جگہ لیتا ہے۔

1.2. ڈی پی پی کراؤن پراسیکیوشن سروس (سی پی ایس) کا سربراہ ہے، جو انگلینڈ اور ویلز کے لئے مرکزی پبلک پراسیکیوشن سروس ہے۔ ڈی پی پی اٹارنی جنرل کے زیر انتظام آزادانہ طور پر کام کرتا ہے جو سی پی ایس کے کام کے لئے پارلیمنٹ کے سامنے جوابدہ ہوتا ہے۔

1.3. یہ کوڈ قانونی کاروائی کرنے کے بارے میں فیصلے کرتے وقت پراسیکیوٹرز کو نافذ کرنے کے لئے عام اصولوں کے بارے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ یہ کوڈ ابتدائی طور پر سی پی ایس کے پراسیکیوٹرز کے لئے جاری کیا جاتا ہے لیکن دیگر پراسیکیوٹرز کوڈ کی پابندی کرتے ہیں، یا تو کنونشن کے طور پر یا پھر اس لئے کہ اُن کے لئے قانونی طور پر ایسا کرنا ضروری ہے۔

1.4. اس کوڈ میں:

- "مشتبہ" ایک ایسے شخص کو بیان کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جو باقاعدہ فوجداری کاروائیوں کے موضوع کے طور پر زیر غور ہے۔
- "مُدعاعلیہ" ایک ایسے شخص کو بیان کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جس پر الزام عائد کیا گیا ہے یا اُسے عدالت میں بُلایا گیا ہے؛
- "مُجرم" ایک ایسے شخص کو بیان کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جس نے جُرم کا ارتکاب کرنے کے حوالے سے قصوروار ہونے کو تسلیم کیا ہے، یا جسے قانونی عدالت میں قصوروار پایا گیا ہے۔
- "مظلوم" ایسے شخص کو بیان کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جس کے خلاف جُرم کا ارتکاب کیا گیا ہے، یا جو کسی ایسے مقدمے میں شکایت کنندہ ہے جس پر سی پی ایس کی طرف سے غور کیا جارہا ہے یا کاروائی کی جارہی ہے۔

عام اصول

2.1. کسی جمہوری معاشرےکےفوجداری نظام انصاف میں استغاثہ کی آزادی مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔ پراسیکیوٹرزاُن اشخاص یا اداروں سےآزاد ہوتےہیں جوپراسیکیوشن کی فیصلہ سازی کےعمل کا حصہ نہیں ہوتے۔ سی پی ایس کے پراسیکیوٹرزپولیس اوردیگرتفتیش کنندگان سےبھی آزاد ہیں۔ پراسیکیوٹرزکولازمی طورپرسیاسی مداخلت کے بغیراپنے پیشہ ورانہ فرائض سرانجام دینےکےلئے آزاد ہونا چاہیےاوراُنہیں کسی بھی ذریعےسے نامناسب یا ناجائزدباؤ سےمتاثرنہیں ہونا چاہیے۔

2.2. یہ فیصلہ کرنا سی پی ایس کا کام نہیں ہےکہ کیا کوئی شخص کسی فوجداری جُرم کا قصوروار ہےیا نہیں، لیکن یہ جانچ کرنا اس کا کام ہےکہ کیا فوجداری عدالت کےسامنے غورکےلئےالزامات پیش کیا جانا مناسب ہے۔ کسی مقدمے میں سی پی ایس کی طرف سےجانچ کا کسی بھی لحاظ سے یہ مطلب نہیں ہےکہ مُجرمانہ رویےسےمتعلق کسی بات، اس سےمتعلق کسی مضمرات یا کسی قصورکا علم ہوا ہے۔ قصوروار ہونے کا فیصلہ صرف عدالت کی طرف سے کیا جاسکتا ہے۔

2.3. اسی طرح، فوجداری الزامات عائد نہ کرنےکےکسی فیصلے کا لازمی طورپریہ مطلب نہیں ہےکہ کوئی فرد کسی جُرم کا شکار نہیں ہوا ہے۔ اس طرح کے فیصلےکرنا سی پی ایس کا کردار نہیں ہے۔

2.4. قانونی کاروائی کرنے کا فیصلہ یا عدالت کےباہرنمٹائےجانےکی سفارش کرنا ایک سنجیدہ نوعیت کا قدم ہےجومُشتبہ افراد، جُرم کےشکارافراد، گواہان اورعوام کوبڑے پیمانے پر متاثرکرتا ہےاوراس پرلازمی طورپرانتہائی احتیاط کےساتھ عمل کیا جانا چاہیے۔

2.5. یہ یقینی بنانا پراسیکیوٹرزکا فرض ہےکہ درست شخص کےخلاف درست جُرم کے لئے کاروائی کی جائےاورجہاں ممکن ہومُجرمان کوانصاف کےکٹہرےمیں لایا جائے۔ مُنصفانہ، غیرجانبدارانہ اوردیانت داری کےساتھ کئے گئےکیس ورک فیصلے مظلومین، گواہان، مُشتبہ افراد، مدعاعلیہان اورعوام کےلئےانصاف حاصل کرنےمیں مددگارہوتےہیں۔ پراسیکیوٹرزکو لازمی طورپر یہ یقینی بنانا چاہیے کہ قانون کا مناسب طورپراطلاق ہو، کہ متعلقہ شہادت عدالت کےسامنےپیش کی جائےاوریہ کہ انکشاف کےحوالےسےذمہ داریوں کی پابندی کی جائے۔

2.6. اگرچہ ہرمقدمے پراُس کےاپنےحقائق اوراوصاف کےمطابق غورکیا جانا چاہیے، ایسےعام اصول موجود ہیں جوہرمقدمے میں لاگو ہوتےہیں۔

2.7. فیصلے کرتےوقت پراسیکیوٹرزکولازمی طورپرانصاف پسند اورمعروضی ہونا چاہیے۔ اُنہیں لازمی طورپرمُشتبہ شخص، مدعاعلیہ، مظلوم یا کسی گواہ کی نسلی یا قومی اصلیت، جنس، معذوری، عُمر، مذہب یا اعتقاد، جنسی رُخ بندی یا جنسی شناخت کےبارےمیں ذاتی آراء کواپنےفیصلوں پراثراندازنہیں ہونےدینا چاہیے۔ لازمی طورپر سیاسی خیالات کو بھی ان کا محرک نہیں ہونا چاہیے۔ پراسیکیوٹرزکو لازمی طورپرہمیشہ انصاف کےمفاد میں کام کرنا چاہیےاورصرف مجرم قرار دلوانے کے مقصد کا حصول نہ ہو ۔

2.8. پراسیکیوٹرزکولازمی طورپرہرمقدمے کی طرف اپنی رسائی کےحوالےسےغیرجانبدارہونا چاہیےاورمظلومین کوممکنہ طورپربہترین خدمت مہیا کرتےہوئے، مُشتبہ افراد اورمُدعاعلیہان کےحقوق کا تحفظ کرنا اُن کا فرض ہے۔

2.9. سی پی ایس موجودہ، متعلقہ مساوی قانون سازی کےمقاصد کےلئےبااختیارعوامی ادارہ ہے۔ پراسیکیوٹرزکو اس قانون سازی میں بیان کئےگئےفرائض کا پابند بنایا گیا ہے۔

2.10. پراسیکیوٹرزکومقدمے کے ہرمرحلےپرلازمی طورپرانسانی حقوق کےقانون 1998 کےمطابق انسانی حقوق سے متعلق یورپین معاہدہ کےاصولوں کو لاگو کرنا چاہیے۔ اُنہیں لازمی طورپر اٹارنی جنرل کی طرف سےجاری کردہ رہنمائی اورڈی پی پی کی جانب سے سی پی ایس کی پالیسیوں اوررہنمائی کی پابندی کرنا چاہیے، سوائے اس کي کہ یہ طے ہو جائےکہ کوئی استثنائی حالات موجود ہیں۔ سی پی ایس راہنمائی خصوصی جرائم اورمُجرمان کےلئےمزید شہادتی اورمفاد عامہ کےعوامل پرمشتمل ہےاور

سی پی ایس کی ویب سائٹ پر عوام کے ملاحظہ کےلئےدستیاب ہے۔ اس کےعلاوہ پراسیکیوٹرزکولازمی طورپرکریمینل پروسیجررولزاورکریمینل پریکٹس ڈائریکشنزکی بھی پابندی کرنا چاہیےاور سینٹینسنگ کونسل گائیڈ لائنزاورانٹرنیشنل کنونشنزسےسامنےآنےوالی ذمہ داریوں کا دھیان رکھنا چاہیے۔

2.11. سی پی ایس کُچھ دیگرحکومتی شعبہ جات کی جانب سے قانونی کاروائی کرتی ہے۔ ایسے مقدمات میں، پراسیکیوٹرزکوان شعبہ جات کی نفاذ سےمتعلق پالیسیوں کا دھیان رکھنا چاہیے۔

2.12. انگلینڈ اورویلزمیں بعض جرائم پر یا توسی پی ایس یا دیگرپراسیکیوٹرزکی طرف سے کاروائی کی جاسکتی ہے۔ ان مقدمات میں فیصلے کرتےوقت، سی پی ایس پراسیکیوٹرز، جہاں وہ سمجھتےہیں کہ یہ مناسب ہے، نفاذ یا پراسیکیوشن سےمتعلق کسی پالیسی یا دیگرپراسیکیوٹرکےکوڈ کا دھیان رکھ سکتےہیں۔

2.13. جہاں انگلینڈ اورویلزمیں قانون میں فرق ہے، پراسیکیوٹرزکولازمی طورپرکوڈ کا اطلاق کرنا چاہیےاورکسی متعلقہ پالیسی، رہنمائی یا الزام عائد کرنےکےبارےمیں معیارکا خیال رکھنا چاہیے۔

یہ فیصلہ کہ کیا فوجداری قانونی کاروائی کی جانی چاہیے

3.1. زیادہ سنگین اورپیچیدہ نوعیت کے مقدمات میں، پراسیکیوٹرزیہ فیصلہ کرتےہیں کہ کیا کسی شخص پرفوجداری جُرم کا الزام عائد کیا جانا چاہیےاوراگرایسا ہو، تو وہ جرم کیا ہونا چاہیے۔ پراسیکیوٹرزاستغاثہ کےمُتبادل کےطورپرعدالت سےباہرمقدمےکونمٹائےکےبارےمیں مشورہ یا اس کی اجازت بھی دےسکتےہیں۔ وہ اپنے فیصلے اس کوڈ، الزام عائد کرنےکےبارےمیں ڈی پی پی کی رہنمائی اورکسی متعلقہ قانونی رہنمائی یا پالیسی کےمطابق کرتےہیں۔ جن مقدمات میں پولیس ذمہ دار ہے ان میں فیصلےکرنے میں وہ انہی اصولوں کا اطلاق کرتی ہےکہ کیا کسی شخص کے خلاف اُن مقدمات میں فوجداری کاروائی شروع کی جانی چاہیے۔

3.2. پولیس اوردیگرتفتیش کنندگان کسی مزعومہ جُرم کےلئےپوچھ گچھ کا انعقاد کرنےاوریہ فیصلہ کرنےکےذمہ دارہیں کہ اُنہیں اپنے ذرائع کیسے استعمال میں لانےچاہیئیں۔ اس میں کسی تفتیش کو شروع کرنےیا جاری رکھنےاورتفتیش کی وسعت کےبارے میں فیصلے کرنا شامل ہے۔ پراسیکیوٹرزکو پولیس اوردیگرتفتیش کنندگان کوپوچھ گچھ کی مُمکنہ معقول سمت، شہادتی تقاضوں، الزام عائد کرنے سےما قبل طریقہ کار، انکشاف کےانتظام اورتفتیش کی مجموعی حکمت عملی کے بارےمیں مشورہ دینا چاہیے۔ اس میں مُجرمانہ رویےاورزیرتفتیش مشتبہ افراد کی تعداد کی وسعت کو نتھارنے یا سکیڑنے کےلئے فیصلےکرنا بھی شامل ہے۔ یہ مشورہ پولیس اوردیگرتفتیش کنندگان کی معاونت کرتا ہےتاکہ وہ وقت کی معقول مُدت کےاندرتفتیش مکمل کرسکیں اورایک مؤثرترین پراسیکیوشن مقدمے کو تیارکرسکیں۔

3.3. پراسیکیوٹرزپولیس یا دیگرتفتیشن کنندگان کو ہدایت نہیں کرسکتے۔ تاہم، پراسیکیوٹرز کو لازمی طورپرتفتیش کی مشورہ دی گئی کسی معقول سمت کی پیروی کرنے میں کسی ناکامی یا معلومات کےلئے کی گئی کسی درخواست کی پابندی کا خیال رکھنا چاہیے، یہ فیصلہ کرتےوقت کہ کیا فُل کوڈ ٹیسٹ کےنفاذ کوملتوی کردینا چاہیےیا کسی بھی طور ٹیسٹ پورا کیا جاسکتا ہے۔

3.4. پراسیکیوٹرزکو نشان دہی کرنی اور، جہاں ممکن ہو، شہادتی کمزوری کی اصلاح کرنی چاہیے لیکن، دہلیزی ٹیسٹ (دیکھیں سیکشن 5)کےتحت، اُنہیں فوری طورپر مقدمات روک دینے چاہیئں جو فُل کوڈ ٹیسٹ(دیکھیں سیکشن4) کےشہادتی مرحلے کوپورا نہیں کرتےاورجنہیں مزید تفتیش سےمضبوط نہیں بنایا جاسکتا، یا جن میں مفاد عامہ واضح طورپرکسی پراسیکیوشن کا تقاضا نہیں کرتا (سیکشن 4 دیکھیں)۔ اگرچہ پراسیکیوٹرزبنیادی طورپرپولیس اوردیگرتفتیش کنندگان کی طرف سےمہیا کی گئی شہادت اورمعلومات پرغورکرتےہیں، مشتبہ افراد یا اُن کی جانب سےکام کرنےوالے افراد، الزام عائد کئےجانےسےپہلے یا بعد میں، پراسیکیوٹر کے فیصلے کی بنا معلومات پر ہونے میں مدد کرنے کے لئے، پراسیکیوٹرکےپاس شہادت یا معلومات جمع کراسکتےہیں۔ موزوں مقدمات میں، پراسیکیوٹرمُشتبہ شخص یا اُن کے نمائندےکو ایسا کرنےکےلئے مدعو کرسکتا ہے۔

3-5.پراسیکیوٹرزکوایسی پراسیکیوشن شروع کرنی یا جاری نہیں رکھنی چاہیےجہاں پررائےیہ ہوکہ اس بات کا انتہائی امکان ہے کہ عدالت فیصلہ دے گی کہ پراسیکیوشن اس کے طریق عمل کا غلط استعمال ہےاوروہ کارروائیاں روک سکتی ہے۔

3.6. پراسیکیوٹرزہراُس مقدمے کا جائزہ لیتےہیں جواُنہیں پولیس یا دیگرتفتیش کنندگان کی طرف سے موصول ہوتا ہے۔ جائزہ ایک مسلسل طریق عمل ہےاورپراسیکیوٹرزکولازمی طورپرحالات میں کسی تبدیلی کو مدنظررکھنا چاہیےجومقدمے کے آگےبڑھنےکےساتھ واقع ہوتی ہے۔ اس میں وہ بھی شامل ہےجودفاع کی طرف سےمقدمےمیں معلوم ہوتا ہے، چھان بین کی کوئی مزید معقول سمتیں جن کی پیروی کی جانی چاہیےاورکسی غیراستعمال شُدہ مواد کی وصولی جو استغاثہ کے مقدمے کوکمزوریا دفاع کےمقدمے کی معاونت کرسکتا ہے، اس حد تک کہ الزامات میں تبدیلی کی جانی یا اُنہیں منقطع کردیا جانا چاہیے یا پراسیکیوشن کوآگےنہیں بڑھنا چاہیے۔ اگرکسی مقدمے کو روک دینا ہو، توختم کرنے کے طریق کارکےحوالےسےاحتیاط کی جانی چاہیے، کیونکہ یہ وکٹمزرائٹ ٹوریویو اسکیم کےتحت مظلوم کی پوزیشن کومتاثرکرسکتا ہے۔ جہاں ممکن ہو، پراسیکیوٹرزکوالزامات کوتبدیل کرتےوقت یا مقدمے کو روکتےوقت تفتیش کنندہ سے مشاورت کرنی چاہیے۔

پراسیکیوٹرز اورتفتیش کنندگان باہمی قربت سےکام کرتےہیں، لیکن فیصلےکی حتمی ذمہ داری، کہ کیا مقدمہ کو آگےبڑھنا چاہئےیا نہیں، سی پی ایس کی ہے۔

3.7. پارلیمنٹ نے یہ فیصلہ کیا ہےکہ جرائم کی صرف ایک محدود تعداد ڈی پی پی کی رضامندی کےساتھ عدالت میں لے جائی جانی چاہیے۔ ان کو رضامندی کے مقدمات کہا جاتا ہے۔ ایسے مقدمات میں ڈی پی پی، یا اُن کی جانب سےکام کرنےوالا کوئی پراسیکیوٹریہ فیصلہ کرنےمیں کوڈ کا اطلاق کرتے ہیں کہ کیا کاروائی کے لئے رضامندی دی جانی چاہیے۔

3.8. بعض ایسے جرائم بھی ہیں جن کوصرف اٹارنی جنرل کی رضامندی سے عدالت میں لے جایا جاسکتا ہے۔ ایسےمقدمات کو اٹارنی جنرل کی طرف بھیجتےوقت پراسیکیوٹرزکولازمی طورپر رائج الوقت رہنمائی پرعمل کرنا چاہیے۔ بعض جرائم کے لئے، پیشتراس کے کہ فوجداری قانونی کارروائی شروع ہو، سیکرٹری آف اسٹیٹ کی رضامندی درکارہوتی ہے۔ پراسیکیوٹرزکولازمی طورپرالزام عائد کرنےسےپیشترایسی رضامندی حاصل کرنا اوران مقدمات میں کسی متعلقہ رہنمائی کا اطلاق کرنا چاہیے۔ مزید یہ کہ ، اُن کی سی پی ایس کی نگرانی ،اوراپنی کارروائیوں کےلئے پارلیمنٹ کےسامنے جوابدہ ہونےکےایک حصہ کےطورپراٹارنی جنرل کوبعض مقدمات کےبارےمیں آگاہ رکھا جائےگا۔

فُل کوڈ ٹیسٹ

4.1. پراسیکیوٹرزکولازمی طورپر کوئی پراسیکیوشن صرف تبھی شُروع کرنی یاجاری رکھنی چاہیےجب کوئی مقدمہ فُل کوڈ ٹیسٹ کےدونوں مراحل پاس کرچُکا ہو۔ استثناء یہ ہےکہ جب دہلیزی ٹیسٹ لاگو کیا جاسکتا ہو(دیکھیں سیکشن 5)

4.2. فُل کوڈ ٹیسٹ کے دو مراحل ہیں: (i) شہادتی مرحلہ؛ اوراُس کےبعد (ii) مفاد عامہ کا مرحلہ۔

4.3. فُل کوڈ ٹیسٹ لاگو کیا جانا چاہیے:

(a) جب تفتیش کی تمام بقایا معقول سمتوں کی پیروی کی جاچُکی ہو؛ یا

(b) تفتیش کے مکمل کئے جانےسےپیشتر، اگرپراسیکیوٹرمطمئن ہےکہ کسی مزید شہادت یا معلومات کی طرف سے، چاہے کسی استغاثہ کےحق میں یا اُس کےخلاف، فُل کوڈ ٹیسٹ کےاطلاق کومتاثرکرنےکا کوئی امکان موجود نہیں ہے۔

4.4. زیادہ ترمقدمات میں پراسیکیوٹرزکو ، اس پرغورکرچُکنےکےبعد کہ کیا پراسیکیوٹ کرنےکےلئےکافی شہادت موجود ہے، صرف اس پرغورکرنا چاہیےکہ کیا پراسیکیوشن مفاد عامہ میں ہے ۔ تاہم، ایسے مقدمات بھی ہونگےجن میں، تمام شواہد کا جائزہ لےچُکنےسے پہلے، یہ واضح ہوگا، کہ مفاد عامہ فوجداری قانونی کارروائی کا تقاضا نہیں کرتا ہے۔ ایسے معاملات میں، پراسیکیوٹرز فیصلہ کر سکتے ہیں کہ مقدمے کو مزید آگےنہیں بڑھنا چاہیے۔

4.5. پراسیکیوٹرز کوصرف تب ایسا فیصلہ کرنا چاہیے جب وہ مطمئن ہوں کہ مُجرمانہ پن کی وسیع حد کا تعین کرلیا گیا ہےاوریہ کہ وہ مفاد عامہ کی ایک مکمل باخبرجانچ کرنےکےقابل ہیں۔ اگرپراسیکیوٹرزایسا فیصلہ کرنےکےلئے کافی معلومات نہیں رکھتے، توتفتیش کو جاری رہنا چاہیےاوربعد میں فیصلہ کیا جانا چاہیےجواس سیکشن میں بیان کردہ فُل کوڈ ٹیسٹ کےمطابق ہو۔

شہادتی مرحلہ

4.6. پراسیکیوٹرزکولازمی طورپرمطمئن ہونا چاہیےکہ ہرالزام پرہرمُشتبہ شخص کےخلاف مجرم قرار دیئے جانے کا حقیقی امکان مہیا کرنےکےلئےکافی شہادت موجود ہے*۔ اُنہیں لازمی طورپر اس پرغورکرنا چاہیے کہ دفاع کا مقدمہ کیا ہوسکتا ہےاوراس کا مجرم قرار دیئے جانے کی توقع کو متاثرکرنے کا کتنا امکان ہے۔ ایسا مقدمہ جوشہادتی مرحلے کو پاس نہیں کرتا، چاہےوہ کتنا ہی سنگین یا حساس نوعیت کا ہو، لازمی طورپر آگے نہیں بڑھنا چاہیے۔

4.7. یہ فیصلہ کرنا کہ مجرم قرار دیئے جانے کا حقیقی امکان موجود ہے، پراسیکیوٹرکی طرف سےشہادت کی معروضی جانچ کی بنیاد پرہوتا ہے، بشمول کسی دفاع اورکسی دیگرمعلومات کےاثرکےجو مُشتبہ شخص نے پیش کی ہےیا جس پروہ بھروسہ کرسکتےہیں۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ ایک معروضی، غیرجانبدار اورمعقول جیوری یا مجسٹریٹس کا بنچ یا مقدمے کی اکیلے سماعت کرنے والا جج، جسےمناسب طورپرہدایات دی گئی ہوں اوروہ قانون کےمطابق کارروائی کررہا ہو، کی طرف سےعائد کئےگئےالزام کےلئےمدعاعلیہ کومجرم قرار دینے کا زیادہ امکان ہو۔ یہ اُس ٹیسٹ سےمختلف ٹیسٹ ہے جس کا فوجداری عدالتوں کولازمی طورپر خود اطلاق کرنا چاہیے۔ کوئی عدالت صرف تبھی مجرم قرار دےسکتی ہےاگروہ پُریقین ہوکہ مدعاعلیہ قصوروار ہے۔

4.8. یہ فیصلہ کرتےوقت کہ کیا کارروائی کےلئےکافی شہادت موجود ہے، پراسیکیوٹرزکوخود سےمندرجہ ذیل سوال کرنا چاہیے:

*۔ کراؤن پروسیکیوٹرز کے کوڈ کے مقصد کے لئے "مجرم قرار دیئے جانا" اس فیصلہ کے بشمول ہے کہ " وہ شخص اس فعل کا مرتکب ہوا یا اس نے ترک فعل کیا" ان احوال میں جہاں اس شخص کودیوانگی کی بنیاد پربے قصور پائے جانے کا امکان ہو۔

کیا شہادت کو عدالت میں استعمال کیا جاسکتا ہے؟

پراسیکیوٹرزکواس پرغورکرنا چاہیےکہ کیا بعض شہادتوں کوتسلیم کئےجانےپرکوئی سوال موجود ہے۔ ایسا کرنے میں، پراسیکیوٹرزکومندرجہ ذیل جانچ کرنی چاہیے:

- عدالت کی طرف سےشہادت کو ناقابل قبول ہونےکےطورپرروکےجانےکا امکان ؛ اور
- مجموعی طورپرشہادت کےحوالےسےاُس شہادت کی اہمیت۔

کیا شہادت قابل اعتماد ہے؟

پراسیکیوٹرزکواس پرغورکرنا چاہیےکہ کیا اُس شہادت کےقابل اعتبارہونے کے حوالےسےکوئی وجوہات موجود ہیں جن پر سوال کیا جاسکتا ہے، بشمول اُس کےدرست ہونے یا اُس کی ایمانداری کےحوالےسے۔

کیا شہادت قابل یقین ہے؟

پراسیکیوٹرزکواس پرغورکرنا چاہیےکہ کیا اُس شہادت کےقابل یقین ہونےپرشک کرنے کےلئےکوئی وجوہات موجود ہیں۔

کیا کوئی ایسا دیگرمواد موجود ہے جو شہادت کے کافی ہونے پر اثر انداز ہو سکتا ہو ؟

پراسیکیوٹرزکولازمی طورپراس مرحلےپراورمقدمےکےہرمرحلہ پریہ خیال رکھنا چاہیے کہ کیا کوئی ایسا مواد موجود ہےجوشہادت کےکافی ہونے کی جانچ پراثراندازہوسکتا ہے، بشمول پولیس کےقبضےمیں موجود معائنہ شدہ اورغیرمعائنہ شدہ مواد اورایسا مواد جوتفتیش کی مزید معقول سمتوں کےذریعے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

مفاد عامہ کا مرحلہ

4.9. ہرایسےمقدمہ میں جس میں فوجداری قانونی کارروائی کرنے یا مقدمہ کو عدالت سےباہرنمٹانے کی پیشکش کرنے کے جواز کے لئے کافی شہادت موجود ہو ، پراسیکیوٹرزکو لازمی طورپراس پرغورکرنا چاہیے کہ کیا مفاد عامہ کے لئے فوجداری قانونی کارروائی کرنے کی ضرورت ہے۔

4.10.ایسا قاعدہ کبھی بھی نہیں رہا کہ جب شہادتی مرحلہ کو مکمل کر لیا جائے تو فوجداری قانونی کارروائی خودبخود عمل میں آ جائے۔ فوجداری قانونی کارروائی عام طورپرواقع ہوگی سوائے اس کے کہ پراسیکیوٹرمطمئن ہوکہ فوجداری قانونی کارروائی کےخلاف مفاد عامہ کےعوامل موجود ہیں جو اُس کے حق میں موجود عوامل سےزیادہ وزنی ہیں۔ کُچھ مقدمات میں پراسیکیوٹرمطمئن ہوسکتا ہےکہ فوجداری قانونی کارروائی کرنے کی بجائے، مفاد عامہ کا حق، مُجرم کو بیرون عدالت معاملےکو نمٹانے کی پیشکش کرنے کےذریعےمناسب طورپر ادا ہو سکتا ہے۔

4.11. مفاد عامہ کا فیصلہ کرتےوقت، پراسیکیوٹرزکودرج ذیل پیراگراف a4.14) سےg) تک میں موجود سوالات پرغورکرنا چاہیےتاکہ مفاد عامہ کےمتعلقہ عوامل جوفوجداری قانونی کارروائی کےحق میں اور اُس کےخلاف ہیں کی نشان دہی کی جاسکےاورانُہیں طے کیا جاسکے۔ ان عوامل کو، مع ڈی پی پی کی طرف سےجاری شُدہ متعلقہ رہنمائی یا پالیسی میں بیان کئےگئے مفادعامہ کےعوامل کے، پراسیکیوٹرزکواس قابل بنانا چاہئے کہ وہ مفاد عامہ کی ایک عمومی جانچ کر سکیں۔

4.12. پیراگراف a4.14) سےg) تک میں ہرسوال کے نیچے وضاحتی ٹیکسٹ پراسیکیوٹرزکورہنمائی مہیا کرتی ہےہرخاص سوال کی طرف توجہ دیتےہوئےاوریہ طے کرتےہوئےکہ کیا یہ پراسیکیوشن کےحق میں یا اُس کے خلاف مفاد عامہ کےعوامل کی نشان دہی کرتا ہے۔ نشان دہی کئے گئے سوالات کی فہرست مکمل نہیں ہےاورضروری نہیں کہ ہرمقدمے میں تمام سوالات متعلقہ ہوں۔ سوالات میں سے ہرایک کےساتھ منسلک وزن اورنشان دہی کئے گئے عوامل، ہرمقدمے کےحقائق اورخصوصیات کےمطابق مختلف بھی ہونگے۔

4.13. یہ بالکل ممکن ہے کہ مفاد عامہ کےحق میں صرف ایک عامل متعدد دیگرعوامل پر، جومخالف سمت میں جارہےہوں، بھاری ہو۔ اگرچہ کسی خاص مقدمےمیں مفادعامہ کےعوامل ہوسکتےہیں جوفوجداری قانونی کارروائی کےخلاف جارہےہوں، پراسیکیوٹرزکواس پرغورکرنا چاہیےکہ کیا اس کے باوجود فوجداری قانونی کارروائی کوآگےبڑھنا چاہیےاورانُ عوامل کوغورکےلئے عدالت کےسامنے، جب سزا دی جائے، رکھا جانا چاہیے۔

4.14. پراسیکیوٹرزکودرج ذیل میں سےہرسوال پرغورکرنا چاہیے

(a) ارتکاب کیا گیا جُرم کتنی سنگین نوعیت کا ہے؟

- جتنا زیادہ سنگین نوعیت کا جُرم ہوگا، اُتنا زیادہ امکان ہوگا کہ فوجداری قانونی کارروائی کی ضرورت ہے۔
- کسی جُرم کی سنگینی کی جانچ کرتےہوئے، پراسیکیوٹرزکواپنے غوروفکرمیں، خود سے(b) اور(c) پردیئے گئےسوالات پوچھتےہوئے، مُشتبہ شخص کا لائق سزا ہونا اورپہنچائےگئےنقصان کوشامل کرنا چاہیے۔

b) مُشتبہ شخص کےمستوجب سزا ہونے کا درجہ کون سا ہے؟

- مُشتبہ شخص کا مستوجب سزا ہونےکا درجہ جتنا زیادہ ہوگا ، اُتنا زیادہ امکان ہےکہ فوجداری قانونی کارروائی کرنے کی ضرورت ہوگی۔
- مستوجب سزا ہونے کو امکانی طور پر اس طرح طے کیا جاسکتا ہے کہ:

i. مُشتبہ شخص کا ملوث ہونے کا درجہ؛

ii. وہ حد جس پرجُرم کا ارتکاب سوچا سمجھا اور/ یا منصوبہ بند تھا؛

iii. وہ حد جس تک مُشتبہ شخص کومُجرمانہ رویے سے فائدہ حاصل ہوا ہے؛

iv. کیا مُجرم کوئی سابقہ فوجداری سزا دہیاں اور/ یا بیرون عدالت نمٹائے جانا اورضمانت پرہونےکےدوران یا کسی حکم عدالت کےماتحت ہونےکےدوران جُرم کا کوئی ارتکاب رکھتا ہے۔

v.کیا جرم کا ارتکاب جاری تھا یا اُس کے جاری رہنے، دُہرائےجانےیا بڑھنے کا امکان ہے؛

vi. مُشتبہ شخص کی عُمراوربلوغت (نیچے پیراگراف d دیکھیں)۔

- کسی مُشتبہ شخص کےمستوجب سزا ہونےکا درجہ بہت کم ہونے کا امکان ہےاگراُس کے ساتھ زبردستی کی گئی ہے، اُسےمجبورکیا گیا ہےیا اُس کو ناجائز استعمال کیا گیا ہے، خاص طورپر تب اگروہ کسی ایسے جُرم کا شکارہوا ہےجس کا تعلق اُس کےجُرم کرنےسےہے۔

- پراسیکیوٹرزکواس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ کیا مُشتبہ شخص ہے، یا جُرم کےارتکاب کے وقت کسی اہم دماغی یا جسمانی بیماری یا معذوری سےمتاثرتھا، کیونکہ کُچھ حالات میں اس کا یہ مطلب ہوسکتا ہے کہ اس بات کا کم امکان ہےکہ فوجداری قانونی کارروائی کی ضرورت ہوگی۔ تاہم، پراسیکیوٹرزکو اس پربھی غورکرنے کی ضرورت ہوگی کہ جُرم کتنا سنگین نوعیت کا تھا، کیا مُشتبہ شخص کی طرف سے جُرم کےدوبارہ ارتکاب کا امکان ہےاورعوام کو یا اُن افراد کو محفوظ رکھنے کی ضرورت ہےجوایسےاشخاص کی دیکھ بھال کرتےہیں۔

c)مظلوم کو پہنچائےگئےنقصان کےحالات کیا ہیں اورکیا نقصان پہنچایا گیا ہے؟

- مظلوم کےحالات انتہائی متعلقہ ہیں۔ مظلوم کی صورتحال جتنی زیادہ قابل زد ہوگی، یا جتنا زیادہ مظلوم کی سمجھی گئی قابل زدگی زیادہ ہوگی، اُتنا زیادہ امکان ہوگا کہ فوجداری قانونی کارروائی کی ضرورت ہے۔
- اس میں شامل ہے، جہاں مُشتبہ شخص اورمظلوم کے درمیان اعتباریا اختیارکی پوزیشن موجود ہے۔
- پراسیکیوشن کا زیادہ امکان ہے اگرجُرم کسی ایسےمظلوم کےخلاف کیا گیا ہےجواُس وقت عوام کی خدمت کرنے والا شخص تھا۔
- اس بات کا زیادہ امکان ہےکہ فوجداری قانونی کارروائی کی ضرورت ہوگی اگرجُرم کا ارتکاب مظلوم کےخلاف کسی قسم کےتعصب سےمتحرک ہوکرکیا گیا تھاجس میں مظلوم کی حقیقی یا فرض کی گئی نسلی یا قومی اصلیت، تذکیر، معذوری، عُمر، مذہب یا اعتقاد، جنسی رُخ بندی یا

تذکیری شناخت شامل ہیں؛ یا اگرمُشتبہ شخص نے ان خصوصیات میں سےکسی کی بنیاد پر مظلوم کونشانہ بنایا یا اُس کا استحصال کیا یا مظلوم کی طرف دشمنی کا اظہارکیا۔

- پراسیکیوٹرزکواس پربھی غورکرنے کی ضرورت ہوگی کہ کیا فوجداری قانونی کارروائی کا مظلوم کی جسمانی یا ذہنی صحت پربُرا اثرڈالنےکا امکان ہے، ہمیشہ جُرم کی سنگینی کوذہن میں رکھتےہوئے، خصوصی اقدامات اور مظلوم کی شرکت کےبغیرپراسیکیوشن کےامکان کی دستیابی کوذہن میں رکھتےہوئے۔

- پراسیکیوٹرزکومظلوم کی طرف سےاُس جُرم کےاثرات کےبارےمیں بیان کی گئی تفصیلات کو بھی مدنظررکھنا چاہیے جواُس کے اوپرپڑا ہے۔ مناسب مقدمات میں، اس میں مظلوم کےخاندان کی آراء بھی شامل ہوسکتی ہیں۔

- تاہم، سی پی ایس مظلومین یا اُن کےخاندانوں کےلئے اُس طرح کام نہیں کرتی جیسے سالیسٹرز اپنے کلائنٹس کے لئےکرتےہیں اورپراسیکیوٹرزکولازمی طورپرمفاد عامہ کا ایک عمومی نقطہ نظر بنانا چاہیے۔

d)جُرم کےارتکاب کے وقت مُشتبہ شخص کی عمراوربلوغت کیا تھی؟

- فوجداری نظام انصاف بچوں اورنوجوانوں کےساتھ بالغان سےمختلف سلوک کرتا ہےاورمُشتبہ شخص کی عمرکولازمی طورپر کافی اہمیت دی جانی چاہیےاگروہ 18 سال سےکم عمربچہ یا نوجوان ہے۔

- بچے یا نوجوان کےبہترین مفاد اوربہبود پرلازمی طورپرغورکیا جانا چاہیے، بشمول اس کےکہ کیا فوجداری قانونی کارروائی سےمستقبل کےامکانات پراتنا بُرا اثرپڑنے کا امکان ہے جوجُرم کےارتکاب کی سنگینی سے غیرمتناسب ہے۔

- پراسیکیوٹرزکونوجوانوں کی بابت انصاف کے نظام کے اصل ہدف کا بھی لازمی طورپرخیال رکھنا چاہیے، جو بچوں اورنوجوانوں کی طرف سےجُرم کےارتکاب کوروکنا ہے۔ پراسیکیوٹرزکو لازمی طورپراقوام متحدہ کے 1989 کے بچے کے حقوق کے معاہدہ کے تحت پیدا ہونے والے فرائض کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔

- پراسیکیوٹرزکو مُشتبہ شخص کی بلوغت پربھی غورکرنا چاہیے، بمع اُس کی تاریخ وارعمرکے، کیونکہ نوجوان بالغ اپنی بیس کی دہائی کےدرمیان میں بالغ ہونا جاری رکھتےہیں۔

- ایک نقطہ آغازکےطورپر، جتنا چھوٹا کوئی مُشتبہ ہوگا، اُتنا زیادہ کم امکان ہوگا کہ فوجداری قانونی کارروائی کی ضرورت ہے۔

- تاہم، ایسے حالات ہوسکتےہیں جن کا مطلب یہ ہو، کہ اس حقیقت کی پرواہ کئےبغیرکہ کسی مُشتبہ شخص کی عمر18 سے کم ہے یا اُس میں بلوغت کی کمی ہے، فوجداری قانونی کارروائی مفاد عامہ میں ہو۔ اس میں شامل ہیں جہاں:

i. کیا گیا جُرم سنگین نوعیت کا ہے؛

ii. مُشتبہ شخص کا گذشتہ ریکارڈ یہ ظاہرکرتا ہےکہ فوجداری قانونی کارروائی کا کوئی مُتبادل موجود نہیں ہے؛ اور

iii. تسلیم کرنے کی غیرموجودگی کا یہ مطلب ہے کہ بیرون عدالت نمٹایا جانا جومُجرمانہ رویے کو نمٹ سکتا تھا ، دستیاب نہیں ہے۔

e) معاشرےپرکیا اثرہے؟

- معاشرے پرجُرم کرنے کا جتنا بڑا اثرہوگا، اُتنا زیادہ امکان ہےکہ فوجداری قانونی کارروائی کی ضرورت ہوگی۔
- کسی معاشرےمیں جُرم کا پھیلاؤ اُس معاشرے میں کسی خاص نقصان کی وجہ بن سکتا ہے، جُرم کےارتکاب کی سنگینی کو بڑھاتےہوئے۔
- معاشرہ مقام کےمطابق برادریوں کی تشریح سےمحدود نہیں ہےاوراس کا تعلق ایسے لوگوں کے گروہ سےہوسکتا ہےجوبعض خصوصیات، تجربات یا پس منظرکا اشتراک رکھتےہوں، بشمول کسی پیشہ ورانہ گروہ کے۔
- کسی معاشرے پراثرکا ثبوت کمیونٹی امپیکٹ اسٹیٹمنٹ سےحاصل کیا جاسکتا ہے۔

f)کیا فوجداری قانونی کارروائی ایک متناسب جواب ہے؟

- اس پرغورکرتےہوئےکہ کیا فوجداری قانونی کارروائی ممکنہ نتیجے کےلئےمتناسب ہے، مندرجہ ذیل متعلقہ ہوسکتےہیں:

i. سی پی ایس اوروسیع تر فوجداری نظام انصاف کی طرف سےلاگت، خاص طورپر وہاں جہاں اس کوحد سےزیادہ گردانا جاسکتا ہےجب اس کا کسی ممکنہ سزا کےخلاف وزن کیا جاتا ہے۔ پراسیکیوٹرزکوصرف اس ایک عامل کی بنیاد پرمفاد عامہ کا فیصلہ نہیں کرنا چاہیے۔ یہ بھی لازم ہے کہ پیرا گرافس 4.14a) سےg) میں دیگرسوالات پرغورکرتےوقت نشان دہی کردہ مفاد عامہ کےعوامل کا بھی خیال رکھا جائے، لیکن لاگت تب ایک متعلقہ عامل ہوسکتا ہے جب مفاد عامہ کی ایک عمومی جانچ کی جارہی ہو۔

ii. مقدمات پرمقدمے کے مؤثرانتظام کےاصولوں کےمطابق کاروائی کی جانی چاہیے۔ مثلاً، ایک ایسےمقدمے میں جس میں مختلف مُشتبہ افراد ملوث ہوں، فوجداری قانونی کارروائی کو مرکزی شرکت کنندگان کے لئےمخصوص کیا جاسکتا ہے تاکہ حد سےزیادہ طویل اورپیچیدہ کارروائیوں سےبچا جاسکے۔

g)کیا معلومات کے ذرائع کومحفوظ رکھنے کی ضرورت ہے؟

- ایسے مقدمات میں جن میں مفاد عامہ استثنا لاگونہیں ہوتا، تو ایسی فوجداری قانونی کارروائی کرتےہوئےخاص دھیان رکھا جانا چاہیےجہاں تفصیلات کوعوام کے سامنے ظاہرکرنے کی ضرورت ہوجو معلومات کےذریعے، جاری تفتیشات، بین الاقوامی تعلقات یا قومی تحفظ کو نقصان پہنچا سکتا ہو۔ یہ لازمی ہے کہ ایسے مقدمات کو مسلسل نظرثانی کےتحت رکھا جائے۔

دہلیزی ٹیسٹ

5.1. محدودد حالات میں، جہاں فُل کوڈ ٹیسٹ پورا نہیں ہوتا، کسی مُشتبہ شخص پرالزام عائد کرنےکےلئے دہلیزی ٹیسٹ لاگو کیا جاسکتا ہے۔ مقدمے کی سنگینی یا حالات کو لازمی طورپر الزام عائد کرنےکا فوری فیصلہ کرنےکا جواز پیش کرنا چاہیے، اور ضمانت پراعتراض کرنے کےلئے کافی مضبوط بنیادیں موجود ہونی چاہییں۔

5.2. دہلیزی (تھریشلڈ) ٹیسٹ کی پانچ شرائط کا لازمی طورپر سخت امتحان لیا جانا چاہیے، یہ یقینی بنانےکےلئےکہ یہ صرف ضروری صورت کے مطابق لاگو کیا جاتا ہےاوریہ کہ مقدمات میں وقت سےپہلے الزام عائد نہ کیا جائے۔ تمام پانچ شرائط کو لازمی طورپر پورا کیا جانا چاہیےپیشتراس کے دہلیزی ٹیسٹ کو لاگو کیا جاسکے۔ جہاں پانچ میں سے کسی شرط کو پورا نہیں کیا جاتا، کسی دیگرشرائط پرغورنہیں کیا جانا چاہیے، کیونکہ دہلیزی ٹیسٹ لاگو نہیں کیا جاسکتا اورمُشتبہ شخص پرالزام عائد نہیں کیا جاسکتا۔

پہلی شرط - یہ شک کرنےکےلئے معقول بُنیادیں موجود ہیں کہ اُس شخص نے جُرم کا ارتکاب کیا ہےجس پر الزم عائد کیا جانا ہے۔

5.3. پراسیکیوٹرزکولازمی طورپرمطمئن ہونا چاہیے، شہادت کی معروضی جانچ پر، کہ یہ شک کرنےکےلئےمعقول بُنیادیں موجود ہیں کہ اُس شخص نے جُرم کیا ہےجس پر الزام عائد کیا جاناہے۔ جانچ کو لازمی طورپر کسی دفاع یا معلومات کے اثرپرغورکرنا چاہیےجو مُشتبہ شخص نے پیش کی ہیں یا جس پر وہ بھروسہ کرسکتےہیں۔

5.4. یہ طے کرنے میں کہ کیا شک کرنے کی معقول وجوہات موجود ہیں، پراسیکیوٹرز کو لازمی طورپر دستیاب تمام مواد یا معلومات پرغورکرنا چاہیے چاہے شہادت کی شکل میں یا کسی اورطرح۔ پراسیکیوٹرزکولازمی طورپر مُطمئن ہونا چاہیے کہ اس مرحلے پر وہ مواد جس پربھروسہ کیا جانا ہے وہ مندرجہ ذیل کےقابل ہے:

- عدالت میں پیش کرنےکےلئےاُسے ایک قابل تسلیم شکل میں لایا جاسکتا ہے؛
- قابل اعتماد ہے؛ اور
- قابل یقین ہے۔

دوسری شرط - قصوروار ٹھہرانے کا حقیقی امکان مہیا کرنےکےلئے مزید شہادت حاصل کی جاسکتی ہے۔

5.5. پراسیکیوٹرزکو لازمی طورپر مطمئن ہونا چاہیےکہ یہ یقین کرنےکےلئے معقول بُنیادیں موجود ہیں کہ جاری تفتیش مزید شہادت مہیا کرےگی، وقت کی ایک معقول مُدت کےاندر، تاکہ جب تمام شواہد پرایک ہی وقت میں غورکیا جائے۔ بشمول کسی ایسے مواد کےجوکسی خاص مُشتبہ شخص سےپرےاشارہ کرے بمع اُس کی طرف اشارہ کرنےکے،، یہ فُل کوڈ ٹیسٹ کےمطابق مجرم قرار دینے کا حقیقی امکان قائم کرنے کے قابل ہے۔

5.6. ممکنہ مزید شہادت لازمی طورپرقابل شناخت ہونی چاہیےاورصرف قیاسی نہیں ہونی چاہیے۔

5.7. اس فیصلے تک پہنچنےمیں پراسیکیوٹرزکولازمی طورپران پرغورکرنا چاہیے:

- کسی مزید شہادت کی نوعیت، حد اورقابل قبول ہونا اوروہ اثرجویہ مقدمے پرڈالےگی؛
- وہ الزامات جن کوتمام شہادت سہارا مُہیا کرےگی؛
- یہ وجوہات کہ وہ شہادت پہلے کیوں دستیاب نہیں ہے؛
- مزید شہادت حاصل کرنےکےلئےضروری وقت، بشمول یہ کہ کیا یہ کسی دستیاب حراستی مُدت کے دوران حاصل کی جاسکتی ہے؛ اور
- کیا فُل کوڈ ٹیسٹ لاگوکرنے میں تاخیرتمام حالات میں معقول ہے۔

تیسری شرط - مقدمے کی سنگینی یا حالات فوری طورپر الزام عائد کرنے کے فیصلے کے لئے جوازمہیا کرتے ہیں

5.8. مقدمے کی سنگینی اورحالات کی جُرم کے مزعومہ ارتکاب کےحوالےسےجانچ کی جانی چاہیےاوراس کا تعلق خطرے کے اُس درجے سےقائم کیا جانا چاہیےجو ضمانت عطا کرنےسےپیدا ہوا ہے۔

چوتھی شرط - بیل ایکٹ 1976 کےمطابق ضمانت پراعتراض کرنےکےلئے جاری مضبوط بُنیادیں موجود ہیں اورمقدمے کےتمام حالات میں ایسا کرنا مناسب ہے۔

5.9. فیصلہ لازمی طورپر خطرے کی ایک مناسب جانچ کی بنیاد پرہونا چاہیے، جو یہ ظاہرکرتی ہوکہ مشتبہ شخص اس قابل نہیں کہ اُسےضمانت پررہا کیا جائے، یہاں تک کہ اہم شرائط کےساتھ بھی۔ مثال کے طورپر، کوئی خطرناک مشتُبہ شخص جو کسی خاص شخص یا عوام کےلئے سنگین نوعیت کےخطرے کا باعث ہے یا کوئی مُشتبہ شخص جو فرار ہونےیا گواہان سےمداخلت کرنے کے سنگین نوعیت کے خطرے کا باعث ہے۔ اگرضمانت پررہائی واقع ہونے والی ہو توپراسیکیوٹرزکو محتاط پوچھ گچھ کےبغیرخطرےکےبارےمیں ایسے بیانات جو بلا جوازہوں یا جن کی حمایت میں کوئی ثبوت موجود نہ ہوں قبول نہیں کرنے چاہئیں۔

پانچویں شرط - یہ مفاد عامہ میں ہے کہ مُشتبہ شخص پرالزام عائد کیا جائے

5.10. پراسیکیوٹرزکو لازمی طورپراُس وقت دستیاب معلومات کی بُنیاد پرفُل کوڈ ٹیسٹ کا مفاد عامہ کا مرحلہ لاگو کرنا چاہیے۔

دہلیزی ٹیسٹ پر نظرثانی

5.11. دہلیزی ٹیسٹ کےتحت الزام عائد کرنے کا فیصلہ لازمی طورپرزیرجائزہ رکھا جانا چاہیے۔ پراسیکیوٹرکوشناخت کردہ بقایا شہادت یا دیگرمواد متفقہ ٹائم ٹیبل کے مطابق حاصل کرنےمیں پیش قدم ہونا چاہیے۔ یہ یقینی بنانے کےلئے شہادت کی لازمی طورپر باقاعدگی کےساتھ جانچ کی جانی چاہیے کہ الزام ابھی بھی مناسب ہے اوریہ کہ ضمانت پر جاری اعتراض کا جواز موجود ہے۔ جیسے ہی متوقع مزید شہادت یا مواد موصول ہوتا ہےفُل کوڈ ٹیسٹ لازمی طورپرلاگو کیا جانا چاہیےاورکسی بھی صورت میں ، کراؤن کورٹ کے مقدمات میں، عام طورپر پراسیکیوشن مقدمہ کی باقاعدہ سروس سےپہلے۔

الزامات کا انتخاب

6.1. پراسیکیوٹرزکو اُن الزامات کا انتخاب کرنا چاہیے جو:

- جُرم کے ارتکاب کی سنگینی اورحد کی عکاسی کرتےہیں؛
- عدالت کو سزادہی کے لئے کافی اختیار دیتے ہیں اورمجرم قرار دینے کے بعد موزوں احکامات کا نفاذ کرنےکےلئے اختیاردیتےہیں؛
- موزوں مقدمات میں ضبطی کا حُکم جاری کرنے دیتےہیں ، جہاں کسی مُجرم کو مُجرمانہ رویےسےفائدہ حاصل ہوا ہے؛ اور
- مقدمے کو اس قابل بناتےہیں کہ اُسےایک واضح اورسادہ طریقےسےپیش کیا جاسکے۔

6.2. اس کا یہ مطلب ہےکہ پراسیکیوٹرزہمیشہ ہی سنگین ترین الزام کا انتخاب نہیں کرسکتےیا اُسےجاری نہیں رکھ سکتےجہاں انتخاب موجود ہےاورانصاف کےتقاضےایک کم اہمیت کا الزام چُننے سےپورےہوتےہیں۔

6.3. پراسیکیوٹرزکواُتنےالزامات سےزیادہ کےساتھ آگےنہیں بڑھنا چاہیے جتنے مدعاعلیہ کی چند پر قصوروار تسلیم کرنےکی حوصلہ افزائی کرنے کے لئےضروری ہیں۔ اسی طرح، اُنہیں صرف اس لئے کسی زیادہ سنگین الزام کےساتھ آگے نہیں بڑھنا چاہیےکہ مدعاعلیہ کی کسی کم سنگین جُرم کےلئے قصوروارہونے کا مؤقف اختیار کرنے کی حوصلہ افزائی ہو۔

6.4. پراسیکیوٹرزکوالزام صرف عدالت کی طرف سےکئےگئےفیصلےکی وجہ سےیا مدعا علیہ کی طرف سےاس بارےمیں کہ مقدمہ کی سماعت کہاں پرہوگی، کی وجہ سےتبدیل نہیں کردینا چاہیے۔

6.5. پراسیکیوٹرزکوحالات میں کسی متعلقہ تبدیلی کولازمی طورپرمد نظررکھنا چاہیے جیسے جیسےالزام عائد کئےجانےکےبعد مقدمہ آگےبڑھتا ہے۔

عدالت کے باہرمقدمہ کو نمٹانا

7.1. بیرون عدالت نمٹانافوجداری قانونی کارروائی کی جگہ لےسکتا ہےاگریہ مُجرم کواور/ یا جُرم کےارتکاب کی سنگینی اورنتائیج کا ایک موزوں جواب ہے۔

7.2. پراسیکیوٹرزکولازمی طورپر کسی متعقلہ رہنمائی کی اتباع کرنی چاہیےجب اُنہیں ایک بیرون عدالت نمٹانے پرمشورہ دینے یا اس کا اختیاردینےکےلئےکہا جائے، بشمول کسی موزوں باقاعدہ کرنے والی کاروائیوں،کسی تعزیری یا سول دیوانی سزا، یا دیگرطور نمٹانے کے۔ اُنہیں یہ یقینی بنانا چاہیےکہ کسی خاص بیرون عدالت نمٹائے جانے کےلئےمناسب شہادتی معیارکوپورا کیا جاتا ہے، بشمول، جہاں ضروری ہو، قصوروارہونے کا واضح اعتراف اور یہ کہ اس طرح کے نمٹائے جانے سےمفاد عامہ کا تقاضہ مناسب طورپرپورا ہوگا۔

جائے عدالت

پراسیکیوٹرزکو لازمی طورپرسزا دہی اورمخصوص کرنےکےحوالےسےرہنمائی کا خیال رکھنا چاہیےجب وہ مجسٹریٹس کورٹ کےپاس اس بارےمیں اپنی استدعا جمع کرا رہےہوں کہ مدعا علیہ پر کہاں عدالتی کاروائی کی جانی چاہیے۔

8.2. لازمی طور پر رفتار کو کبھی بھی یہ کہنےکی واحد وجہ نہیں ہونی چاہیے کہ مقدمہ مجسٹریٹس کورٹ میں ہی رہے۔ لیکن پراسیکیوٹرزکوکسی ممکنہ تاخیرکےاثرپرغورکرنا چاہیےاگرکوئی مقدمہ کراؤن کورٹ کو بھیجا جاتا ہے، بشمول کسی مظلوم یا گواہ پراُس کےممکنہ اثرکے۔

8.3. پراسیکیوٹرزکو یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ اگر انضباطی کارروائیوں کی ضرورت ہے، تو یہ صرف کراؤن کورٹ میں واقع ہوسکتی ہیں۔ اس مقصد کےلئے مختصر کارروائیاں منعقد کی جاسکتی ہیں، جہاں مناسب ہو۔

ایسے مقدمات پرکارروائی کےلئےمقام جن میں بچےاورنوجوان ملوث ہیں

8.4. پراسیکیوٹرز کو یہ لازمی طورپر ذہن میں رکھنا چاہیےکہ بچےاورنوجوان (18 سال سےکم عمر) پرصرف یوتھ کورٹ میں عدالتی کاروائی کی جانی چاہیے، جہاں ممکن ہو۔ یہ وہ عدالت ہے جو اُن کی خاص ضروریات کو پورا کرنے کےلئےبہترین طریقے سے ڈیزائن کی گئی ہے۔ کرواؤن کورٹ میں کسی بچے یا نوجوان پرعدالتی کاروائی سنگین ترین مقدمات کےلئےمخصوص کی جانی چاہیے یا جہاں انصاف کےمفادات تقاضہ کرتےہیں کہ کسی بچےیا نوجوان پرکسی بالغ کےساتھ مشترکہ عدالتی کارروائی کی جانی چاہیے۔

قصوروار ہونے کے مؤقف قبول کرنا

9.1. مُدعاعلیہان کُچھ الزامات کے لئے قصوروار ہونے کو تسلیم کرنا، لیکن تمام الزامات کے لئے نہیں، چاہ سکتے ہیں۔ مُتبادل طورپر، ہوسکتا ہے وہ کسی مختلف، ممکنہ طورپر کم سنگین الزام کے لئے خود کو قصوروار تسلیم کرنا چاہیں کیونکہ وہ جُرم کے صرف ایک حصے کو قبول کررہے ہیں۔

9.2. پراسیکیوٹرز کو مدعاعلیہان کا مؤقف صرف تب قبول کرنا چاہیے اگر:

- اگر عدالت ایک سزا پاس کرنے کے قابل ہے جو جُرم کی سنگینی کے مطابق ہے، خاص طورپر جہاں پر سنگین ترکرنے والی خصوصیات موجود ہیں؛
- موزوں مقدمات میں یہ عدالت کو ضبطی کا حُکم جاری کرنے کے قابل بناتا ہے، جن میں مدعاعلیہ کو مُجرمانہ رویے سے فائدہ حاصل ہوا ہے؛ اور
- یہ عدالت کو کافی اختیارات مُہیا کرتا ہو کہ وہ دیگر ضمنی احکامات کا اطلاق کرسکے، یہ ذہن میں رکھتے ہوئے کہ یہ کُچھ جرائم کے حوالے سے جاری کئے جاسکتے ہیں لیکن دیگر کے حوالے سے نہیں۔

9.3. مؤقف پر غورکرتے وقت خاص دھیان رکھا جانا چاہیے جو مدعاعلیہ کو اس قابل بنائے گا کہ وہ ایک لازمی کم ازکم سزا کے نفاذ سے بچ سکے۔

9.4. پراسیکیوٹرز کو لازمی طورپر کبھی بھی صرف اس لئے قصوروار ہونے کا مؤقف قبول نہیں کرنا چاہیے کہ یہ پُرسہولت ہے۔

9.5. اس پر غورکرنے میں کہ کیا پیش کئے گئے قصوروار ہونے کے مؤقف قابل قبول ہیں، پراسیکیوٹرز کو یقینی بنانا چاہیے کہ مفادات اور، جہاں ممکن ہو، مظلوم کے خیالات، یا مناسب مقدمات میں مظلوم کے خاندان کے افراد کی آراء کو مدنظر رکھا جاتا ہے، یہ فیصلہ کرتے وقت کہ کیا یہ مفاد عامہ میں ہے کہ مؤقف کو قبول کیا جائے۔ تاہم، فیصلہ کرنے کا حق پراسیکیوٹر کو ہے۔

9.6. یہ لازمی طورپر عدالت کو واضح کیا جانا چاہیے کہ کوئی مؤقف کس بُنیاد پر پیش کیا جاتا ہے اور اُسے قبول کیا جاتا ہے۔ ایسے مقدمات میں جہاں کوئی مُدعا علیہ عائد کئے گئے الزامات پر خود کو قصوروار تسلیم کرتا ہے لیکن اُن حقائق کی بنیاد پر جو پراسیکیوشن مقدمہ سے مختلف ہیں، اور جہاں یہ نمایاں طورپر سزا کو متاثر کرتا ہے، عدالت کو یہ طے کرنے کے لئے شہادت کو سُننے کی دعوت دی جانی چاہیے کہ کیا واقع ہوا اور پھر اُس کی بنیاد پر سزا دی جانی چاہیے۔

9.7. جہاں پر مُدعا علیہ قبل ازیں یہ ظاہر کرچُکا ہے کہ وہ عدالت کو کہیں گے کہ سزا دیتے وقت وہ ایک جُرم کو مدنظر رکھے، لیکن پھر عدالت میں اُس جُرم کو قبول کرنے سے انکار کردیتا ہے، پراسیکیوٹر اس پر غورکرے گا کہ کیا اُس جُرم کے لئے فوجداری قانونی کارروائی کی ضرورت ہے۔ پراسیکیوٹر کو دفاع کے ایڈووکیٹ اور عدالت کو وضاحت کرنی چاہیے کہ اُس مقدمے کی فوجداری قانونی کارروائی مزید نظرثانی کے تحت ہوسکتی ہے، پولیس یا دیگر تفتیش کنندگان کے ساتھ مشاورت کے بعد، جہاں ممکن ہو۔

فوجداری قانونی کارروائی کے کسی فیصلے پردوبارہ غور

10.1. لوگوں کو اس قابل ہونا چاہیے کہ وہ سی پی ایس کی طرف سے کئےگئے فیصلوں پر بھروسہ کریں۔ عام طورپراگرسی پی ایس مُشتبہ شخص یا مدعاعلیہ کو یہ بتاتی ہے کہ فوجداری قانونی کارروائی نہیں ہوگی، یا یہ کہ فوجداری قانونی کارروائی روک دی گئی ہے، تومقدمہ دوبارہ شروع نہیں ہوگا۔ لیکن کبھی کبھارایسےمقدمات ہوتےہیں جن میں سی پی ایس فوجداری قانونی کارروائی نہ کرنے یا مقدمے کوبیرون عدالت نمٹانےکےفیصلے کوالٹا دیتی ہے۔ یا جب وہ دوبارہ فوجداری قانونی کارروائی شروع کرے، خاص طورپر اگرمقدمہ سنگین نوعیت کا ہو۔

10.2. ان مقدمات میں شامل ہیں:

- ایسےمقدمات جن میں اصل فیصلےکا ایک مزیدجائزہ یہ ظاہرکرتا ہےکہ وہ غلط تھا اور، فوجداری انصاف کےنظام اعتماد کوقائم رکھنےکےلئے،پہلے کئےگئے فیصلےکے علی الرغم فوجداری قانونی کارروائی شروع کی جائے؛
- ایسے مقدمات جن کو روک دیا جاتا ہےتاکہ مزید متوقع شہادت، جس کے بارےمیں کافی نزدیکی مستقبل میں دستیاب ہونے کا امکان ہے، اکٹھی کی جاسکتی ہےاورتیار کی جاسکتی ہے۔ ایسے مقدمات میں پراسیکیوٹرمدعاعلیہ کو بتائےگا کہ فوجداری قانونی کارروائی دوبارہ شروع ہوسکتی ہے؛
- ایسے مقدمات جن پرفوجداری قانونی کاروائی نہیں کی جاتی ہےیا جن کوشہادت کی کمی کی وجہ سےروکا جاتا ہے لیکن جن میں مزید اہم شہادت بعد میں دریافت ہوتی ہے؛ اور
- ایسے مقدمات جن میں کوئی موت ملوث ہو، جن میں تفتیش سےمعلوم ہونے والی باتوں کےبعد ایک جائزہ میں اس نتیجے پرپہنچا جاتا ہےکہ فوجداری قانونی کارروائی شروع کی جانی چاہیے، پراسیکیوٹ نہ کرنےکےپہلے سےکئےگئے کسی فیصلوں کی پرواہ کئے بغیر۔

10.3. مظلوم کے نظر ثانی کے حق کی سکیم کے تحت، مظلومین، سی پی اسی کی طرف سے کئے گئےبعض فیصلوں پرنظرثانی طلب کرسکتےہیں کہ فوجداری قانونی کارروائی شروع کی جائے یا فوجداری قانونی کارروائی روک دی جائے۔

متبادل فارمیٹس

یہ اشاعت www.cps.gov.uk پر ویلش اور ایزی ریڈ ورژن میں دستیاب ہوگی۔ کسی متبادل فارمیٹ میں سی پی ایس کی اشاعت تک رسائی کے حوالے سے معلومات کے لئے، برائے مہربانی رابطہ کریں:

enquiries@cps.gov.uk

کراؤن پراسیکیوشن سروس کے بارے میں

سی پی ایس انگلینڈ اور ویلز کی فوجداری عدالتوں میں سماعت کئے گئے زیادہ تر مقدمات پر فوجداری قانونی کاروائی کرنے کی ذمہ دار ہے۔ اس کی سربراہی ڈائریکٹر آف پبلک پراسیکیوشنز کی طرف سے کی جاتی ہے اور یہ پولیس اور دیگر اداروں کی طرف سے تفتیش شُدہ فوجداری مقدمات پر آزادانہ طور پر کاروائی کرتی ہے۔ سی پی ایس زیادہ سنگین اور پیچیدہ مقدمات میں مناسب الزام کا فیصلہ کرنے کی ذمہ دار ہے اور مظلومین اور گواہان کو معلومات، معاونت اور تعاون مہیا کرتی ہے۔

cps.gov.uk

cpsuk@

کوڈ برائے کراؤن پراسیکیوٹرز

8واں ایڈیشن، اکتوبر 2018

© کراؤن کاپی رائٹ